REGD NO P 67

Zubdah-ul-Huda

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ ۔ پیشگی ۔ ۵۰-۷ روپے
ششماہی ۔ ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر ۔ ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۸ ‖ ۲۸ ہجرت ۱۳۳۸ ہش ‖ ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ ‖ ۲۸ مئی ۱۹۵۹ء ‖ نمبر ۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہ کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

ربوہ ۱۵ ؍ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بتدریج اچھی ہو رہی ہے لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو معمولی نقرس کی تکلیف ہو گئی تھی"۔

احباب جماعت اپنے مقدس و محبوب امام ہمام کی صحت کاملہ عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے الحاح اور درد دل سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

اخبار احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔ ۔۔۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق عرصہ زیر اشاعت ربوہ سے جس قدر برقی اطلاعات یہاں موصول ہوئی ہیں وہ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائی جائیں۔

آچاریہ ونوبا بھاوے کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے

قرآن کریم (انگریزی ترجمہ) اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

"آپ نے مجھے سب سے قیمتی چیز پیش کی ہے، میں آپ کے تحفہ سے بہت خوش ہوا ہوں"

(ونوبا بھاوے)

قادیان ۲۲ ؍ مئی۔ کل بعد سہ پہر پٹھانکوٹ میں بھومیدان تحریک کے بانی آچاریہ ونوبا بھاوے کی خدمت میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور اسلامی لٹریچر کی چیدہ کتب تحفۃً پیش کیں۔ آچاریہ جی نے اس تحفہ کو نہایت خوشی سے قبول کیا اور اس کے مطالعہ کا وعدہ کیا۔ بعدہٗ ایک تقریب کے موقعہ پر دس ہزار کے مجمع میں اس تحفہ پر اظہار مسرت کیا اور اسلامی اصولوں کی برتری اور رواداری کی تعلیم کا برملا ذکر کیا!!

بھومیدان تحریک کے بانی آچاریہ ونوبا بھاوے ملک کے بیشتر حصہ کی پیدل یاترا کے سلسلہ میں یکم اپریل ۱۹۵۹ء کو پنجاب میں داخل ہوئے اور مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے جب آپ پٹھانکوٹ پہنچے جہاں سے آپ کشمیر کو روانہ ہونے والے تھے تو اس جگہ آپ کے چند روزہ قیام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیان سے جانے والے جماعت احمدیہ کے ایک وفد کی ملاقات کا اہتمام کیا گیا۔ تا آپ کی خدمت میں جماعت کی طرف سے قرآن کریم و اسلامی لٹریچر کا قیمتی روحانی تحفہ پیش کیا جائے چنانچہ ۲۰ ؍ مئی کو مکرم فضل الٰہی خان صاحب کو بھیج کر ملاقات کا وقت لے لیا گیا اور پروگرام کے مطابق ۸½ بجے صبح کی گاڑی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کی قیادت میں حسب ذیل آٹھ افراد کا وفد آچاریہ جی کی ملاقات کی غرض سے پٹھانکوٹ روانہ ہوا۔

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان قائد وفد

(۲) جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ناظر امور عامہ قادیان

(۳) جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال قادیان

(۴) جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے

(۵) مکرم قریشی یونس احمد صاحب آف بریلی

(۶) مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب معاون ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

(۷) مکرم فضل الٰہی خان صاحب کارکن دفتر نظارت امور عامہ قادیان

(۸) راقم الحروف ایڈیٹر بدر قادیان

علاوہ ازیں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بڑی صاحبزادی سیدہ امۃ العلیم صاحبہ (بعمر ۵½ سال) بھی موصوف کے ہمراہ تھیں۔

آچاریہ جی نے چار بجے جماعت احمدیہ کے وفد کو ملاقات کا وقت دے رکھا تھا۔ چنانچہ جملہ اراکین ساڑھے تین بجے ہی یہاں کے مقامی کنڈرگارڈن ہائی سکول کی عمارت میں جہاں موصوف قیام فرما تھے پہنچ گئے۔ آچاریہ جی اس وقت بعض ورکروں کی میٹنگ کو خطاب فرما رہے تھے اس میٹنگ کے ختم ہوتے ہی مقررہ وقت پر احمدیہ جماعت کے وفد کو اندر بلا لیا گیا۔ آچاریہ جی تھوڑی دیر کے لئے ملحقہ کمرے میں تشریف لے گئے تھے اراکین وفد کو آپ کی نشست گاہ کے قریب ہی بٹھا دیا گیا چنانچہ جلد ہی اسی سال کے باریش بوڑھے سفید گاندھی لباس میں ملحقہ کمرے سے ملاقات کے کمرہ میں تشریف لائے جملہ اراکین وفد آپ کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ نشست گاہ پر بیٹھ جانے اور وفد کا تعارف کرائے جانے کے بعد قائد وفد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے قرآن کریم (انگریزی ترجمہ) کی خوبصورت جلد کا تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جسے موصوف نے نہایت خوشی اور انبساط سے قبول فرمایا اور کلام اللہ کو احترام سے ہاتھ میں لیتے ہی کہا:۔

"میں آپ کے تحفہ سے بہت خوش ہوا ہوں یہ تو بہت ہی سُندر کتاب ہے اس کا چھاپا بھی بہت خوب ہے"۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک باقاعدہ پروگرام کے ماتحت دنیا کی بیشتر زبانوں میں قرآن کریم کے مستند تراجم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور انگریزی زبان کا یہ ترجمہ بھی اُن میں سے ایک ہے جسے جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ہیگ (ہالینڈ) میں طبع کرایا گیا ہے۔ عربی متن کا خوبصورت بلاک تیار کروا کر اس کے پہلو بہ پہلو شامل کیا گیا ہے۔ اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ مختصر تفسیری نوٹ بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ قرآنی مطالب سمجھنے میں آسانی رہے۔

بھومیدان تحریک کے بانی نے متعدد یورپین مستشرقین اور بعض ایشیائی مترجمین کے انگریزی تراجم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نہ صرف یہ کہ ان انگریزی تراجم کو پڑھا ہے بلکہ گجراتی مرہٹی زبانوں کے علاوہ اردو زبان میں بعض تراجم اور تفاسیر بھی دیکھی ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے مولانا ابو الکلام آزاد کے ترجمان القرآن کی دو جلدوں کے مطالعہ کا بھی ذکر کیا۔

گفتگو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس وقت بھی میرے پاس قرآن کریم کا ایک نسخہ موجود ہے جو قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز پر طبع شدہ ہے"۔

یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنے بائیں جانب حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ والا بڑے سائز کا (بلا ترجمہ) قرآن مجید اٹھایا اور اپنے سامنے والی چھوٹی میز پر رکھ کر اُسے کھولتے ہوئے کہا:۔

"اس نے میری آنکھ کو بچا لیا ہے اس کی چھپائی بہت عمدہ ہے تمام حروف الگ الگ ہیں اور آسانی سے پڑھے جا سکتے ہیں"۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ قرآن کریم کا یہ نسخہ خاص قادیان ہی کا طبع شدہ ہے اور یہ قاعدہ یسرنا القرآن کے موجد جن کی اپنی قلم کا لکھا ہوا اور انہیں کے زیر اہتمام طبع شدہ یہ نسخہ ہے ایک احمدی بزرگ ہی تھے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مخلص مریدوں میں سے تھے۔

آچاریہ جی نے بڑے پریم اور محبت سے قرآن کریم کے اس نسخہ پر مختلف مقامات پر اپنے قلمی نوٹ بھی دکھائے اور کہا مطالعہ کے دوران جو حصہ مجھے زیادہ اپیل کرتا ہے میں اس پر نشان کر لیتا ہوں اور اپنی یادداشت کے لئے اس پر کچھ نوٹ بھی کر دیتا ہوں۔

دوسرے نمبر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے لائف آف محمد (انگریزی) کی کتاب (جو ابھی ہی نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے طبع کرائی گئی ہے) پیش کی۔ اس تحفہ کو بھی آپ نے بڑے اشتیاق اور محبت سے قبول کیا اور اُسی وقت اسے کھول کر دیکھنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی کہا کہ میں نے اعظم گڑھ والوں کی طرف سے طبع شدہ سیرت النبی کی چھ جلدوں کا مطالعہ کیا ہے۔ آپ نے کتاب مذکور کے صفحات

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیماری اور جماعت کا فرض

رقمفرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدّ ظلہ العالی

آجکل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ومتعنا اللہ بطول حیاتہ کی بیماری کی وجہ سے احباب جماعت میں طبعاً بہت تشویش پائی جاتی ہے۔ یہ تشویش اس غیر معمولی محبت کا طبعی نتیجہ ہے جو حضور کی ذات کے ساتھ افراد جماعت کے دلوں میں جاگزین ہے۔ جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے حضور کی یہ بیماری اسی بیماری کا دوسرا حملہ ہے جو حضور کو ۱۹۵۵ء میں ہوئی تھی جس کے بعد حضور علاج کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے تھے۔ لیکن چونکہ موجودہ بیماری سے قبل حضور کی طبیعت سابقہ بیماری کی وجہ سے زیادہ کمزور ہو چکی تھی۔ اس لئے موجودہ حملہ میں اس کے آثار طبعاً زیادہ محسوس کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک نفسیاتی پہلو موجودہ بیماری کا یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ بعض وہ خاص ذاتی اور جماعتی جذبات جو حضور نے اس سے قبل اپنی غیر معمولی قوت ارادی کے ماتحت دبائے ہوئے تھے وہ موجودہ بیماری کی کمزوری میں ابھر کر باہر آ گئے ہیں مثلاً آجکل حضور قادیان کا ذکر بہت فرماتے ہیں اور بعض اوقات بے رقت کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضور کے ضروری پیغام مطبوعہ الفضل مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء میں بھی اس کی جھلک نظر آ رہی ہے یہ ایک لحاظ سے نیک فال بھی ہے اور بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی المعاد کے پورا ہونے کے وقت کو قریب لا رہا ہو وما ذالک علی اللہ بعزیز ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم اسی طرح حضور ام المومنین نور اللہ مرقدہا کو بھی بہت یاد کرتے ہیں اور بار بار ذکر فرماتے ہیں۔

بہرحال یہ تو ایک ضمنی ذکر تھا میری اصل غرض اس نوٹ سے یہ ہے کہ دعا کی غرض سے جماعت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے بعض غیر معمولی کارناموں اور غیر معمولی دینی خدمات کی طرف توجہ دلاؤں تاکہ ان کارناموں کی یاد احباب جماعت کے دلوں میں حضور کے متعلق مزید درد پیدا کرکے دعا کی وہ کیفیت پیدا کر دے۔ جو غیر معمولی طور پر قبولیت کی جاذب ہوا کرتی ہے اور بعض اوقات خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیروں کو بھی بدل دیتی ہے۔ جیسا کہ اللہ خود فرماتا ہے کہ اللہ غالب علیٰ امرہ یعنی خدا اپنی تقدیر کا غلام نہیں ہے بلکہ اگر چاہے تو اپنے فیصلوں کو بھی بدل سکتا ہے۔ بیشک اس عالم اسباب میں موت ہر چھوٹے بڑے انسان کے لئے مقدر ہے۔ دنیا نے صرف ایک انسان کو موت سے بچا کر آسمان پر بٹھایا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُسے بھی وہاں سے اُتار کر قبر میں سُلا دیا لیکن موت کا وقت تو بہرحال ہمارے علم سے

لحاظ سے آگے پیچھے ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا حقیقی علم صرف خدا کو ہے اور مومنوں کی متضرعانہ دعائیں خدائی رحمت کو جذب کرنے کی غیر معمولی طاقت رکھتی ہیں۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا بلند مقام اور غیر معمولی دینی خدمات اس بات کی متقاضی ہیں کہ احباب جماعت حضور کی صحت اور لمبی عمر کے متعلق خاص درد و سوز کے ساتھ دعائیں کریں تا اسلام اور احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور غلبہ کا دن قریب سے قریب تر آ جائے۔

سب سے پہلا کارنامہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ کا وہ ہے کہ جب خلافت ثانیہ کے ابتداء میں حضور کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف جماعت کو ایک خطرناک ابتلاء سے بچایا جو ایک بھاری اور تباہ کن زلزلہ کا رنگ رکھتا تھا اور جماعت کا بظاہر غالب حصہ جماعت اور مرکز سے کٹ کر جماعت کے بعض مخصوص عقائد کو خیرباد کہہ رہا تھا بلکہ دیکھتے ہی دیکھتے حضور کے ذریعہ خدا نے جماعت کی مضبوطی اور ترقی کے رستہ پر ڈال دیا جس کے بعد وہ ہر آن بلند سے بلند تر ہوتی چلی گئی۔ اور اس کی رفتار ترقی بھی تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ اب جماعت کے کثیر التعداد مبلغ آزاد دنیا کے ہر حصہ میں پہنچ کر اسلام کا نام بلند کر رہے ہیں اور دنیا کے دور بین مبصر احمدیت سے مرعوب ہوتے جاتے ہیں اور جماعت کی تعداد میں بھی ایسی ترقی ہو چکی ہے کہ جہاں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے آخری جلسہ سالانہ میں زائرین کی تعداد صرف ڈیڑھ ہزار کے قریب تھی وہاں اب تعداد اسّی ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔

اس کے بعد کشمیر کے اسیروں کی رستگاری کے لئے جو عظیم الشان خدماتؔ[1] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سرانجام دیں وہ بھی احمدیت کی تاریخ بلکہ ملک کی تاریخ کا ایک کھلا ہوا ورق ہیں جسے کوئی شریف غیر متعصب انسان بھلا نہیں سکتا

پھر احرار کی مخالفت کا زمانہ آیا اور احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف وہ آگ بھڑکائی کہ دنیا نے سمجھا کہ بس اب اس آگ میں یہ چھوٹی سی جماعت بھسم ہو کر رہ جائے گی۔ مگر اسی آگ کے شعلوں میں خدا نے حضور کو یہ نظارہ دکھایا کہ احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلی جا رہی ہے اور ایسا ہی ہوا کہ آگ لگانے والے خود اپنے پاؤں کے نیچے کی زمین کے ساتھ پیوست ہو کر رہ گئے۔

اس کے بعد ملکی تقسیم کا زلزلہ پیش آیا اور لاکھوں مسلمان اور ہزاروں ہندو سکھ اس زلزلہ کے ملبہ میں دب کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح کی معجزانہ قیادت یہاں بھی جماعت کے آڑے آئی۔ اور جماعت کے لاتعداد مردوں اور عورتوں اور بچوں کو اس طرح اُٹھا کر پاکستان پہنچا دیا جس طرح ایک شہد کی مکھیوں کا چھتہ بعض اوقات کسی ہوا کے جھونکے سے متاثر ہو کر ایک جگہ سے اُڑ کر دوسری جگہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ حضور کی حکیمانہ سعی سے جماعت کو ربوہ جیسا خالص مرکز بھی مل گیا جو حقیقتاً قرآنی وعدہ من یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیراً وسعۃ کا بہترین مظہر ہے جس میں ہمیشہ یورپ اور امریکہ اور افریقہ کے نو مسلمین کی ایک پارٹی دین سیکھنے کے لئے ڈیرہ ڈالے رہتی ہے اور جماعت سرعت کے ساتھ پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

پھر ۱۹۵۳ء کا زلزلہ بھی کوئی معمولی زلزلہ نہیں تھا جس میں جماعت کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی سکیم بنالی گئی تھی مگر یہ آندھی بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں اور حکیمانہ تدابیر سے ایک شمّہ کی پھونک بن کر رہ گئی اور خدا نے جماعت کی غیر معمولی حفاظت فرمائی اور اس کا خدمت دین کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

اور اس سارے عرصہ میں حضور نے جو علمی خدمات سرانجام دیں وہ حضور کی بے نظیر تصانیف اور جلسہ سالانہ کی تقاریر اور بہترین مقدمہ قرآن مجید اور تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر وغیرہ سے ظاہر و نمایاں ہیں جن کے لوہے کو دنیا مانتی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ربوہ میں ایک غیر احمدی پروفیسر آیا جو فلسفہ اور علم النفس کا ماہر تھا۔ اسے جب مقدمہ قرآن مجید دیا گیا تو کٹر مخالف ہونے کے باوجود وہ اس کے مطالعہ سے اس قدر متاثر ہوا کہ بار بار کہتا تھا کہ میں ہرگز مان نہیں سکتا کہ یہ امام جماعت احمدیہ کی تصنیف ہے۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ میٹرک پاس بھی نہیں بلکہ یہ تصنیف کسی اعلیٰ درجہ کے فلسفی اور ماہر نفسیات کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے جس نے یورپ میں تعلیم پائی ہے۔

الغرض یہ ہمارے موجودہ امام کی بے نظیر دینی خدمات اور غیر معمولی کارناموں کی ایک مختصر سی جھلک ہے اور اب یہ مظفر و منصور انسان بستر علالت میں پڑا ہوا اپنی وصیت اللّٰہ کار رہا ہے!! میں پھر کہتا ہوں کہ موت ہر انسان کے لئے مقدر ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا انسان دنیا میں نہ رہا تو پھر اور کس ماں کا بچہ ہے جو دائمی زندگی کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ مگر یقیناً ایسے امام کی زندگی کو خطرہ میں دیکھ کر ہر مخلص احمدی کا دل پگھل پگھل کر خدا کے آستانہ پر گرنا چاہیئے جماعت ابھی تک قومی زندگی کے لحاظ سے ایک محض شیر خوار بچہ ہے جسے ہر قدم پر سہارا دینے اور گویا انگلی پکڑ کر چلانے کی ضرورت ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوتی ہے کہ جماعت کو اس وقت دعاؤں اور صدقات کی طرف غیر معمولی توجہ ہے جو ایک طرف جماعت کے اخلاص کی علامت ہے اور دوسری طرف وہ اس بے نظیر محبت پر بھی شاہد ہے جو جماعت کے دل میں اپنے امام کے لئے ہے مگر میں کہتا ہوں کہ:۔

جنس بالا کن کہ ارزانی مبو نہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ:

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد

دیر آمدہ ز رہ دور آمدہ

پس اے عزیزو اور دوستو اور بزرگو! اس وقت اپنی دعاؤں میں وہ ذوق و شوق پیدا کرو جو ایک بہت دیر کے بعد آنے والے اور بہت دور سے آنے والے خدائی مہمان کے شایان شان ہے اور اپنے اندر تقویٰ بھی پیدا کرو جو عمل صالح کی جان ہے۔ کیونکہ متقیوں کی دعائیں یقیناً زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

خاکسار راقم آثم

مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۲ مئی ۱۹۵۹ء

---

[1] اس میں حضرت ممدوح کا اشارہ اس قومی تحریک کی طرف ہے جو مہاراجہ کشمیر کے مظالم کے خلاف اُن دنوں چل رہی تھی جبکہ مہاراجہ کے مظالم اس قدر ظاہر و باہر تھے کہ پنڈت نہرو اس سلسلہ میں داخلہ کے وقت گرفتار کر لئے گئے تھے۔

(ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا احبابِ جماعت کے نام

ضروری پیغام

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔

ہم دوسرے انسانوں سے الگ قسم کے انسان نہیں تھے مگر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے خبر دی کہ مسیح موعودؑ شاہی خاندان میں پیدا ہوگا اور اس کے ذریعہ سے پھر اسلامی بادشاہت قائم ہوگی اس کی وجہ سے باوجود نہایت نالائق ہونے کے ہم نے ایک لمبی شکھ کی زندگی بسر کی۔ اور اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق شاہی خاندان میں پیدا ہوئے ہماری اس میں کوئی خوبی نہیں تھی ہم ذلیل تھے اس نے ہمیں دین کا بادشاہ بنا دیا ہم کمزور تھے ہمیں اس نے طاقتور کر دیا اور اسلام کی آئندہ ترقیوں کو ہم سے وابستہ کر دیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کے طفیل ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائیں یہ وہ مشکل کام تھا جس کو بڑے بڑے بادشاہ نہ کر سکے لیکن خدا تعالیٰ نے ہم غریبوں اور بے بسوں کے ذریعہ سے یہ کام کروا دیا اور اس بات کو سچ کر دکھایا کہ سبحان الذی اخزی الاعادی (یعنی پاک ہے وہ خدا جس نے اسلام کے دشمنوں کو ذلیل کر دیا) مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک اسلام کو برتری بخشتا رہے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ میری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہمیشہ اسلام کے جھنڈے کو اونچا کرتی رہے گی اور اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی قربانی کے ذریعے سے اسلام کے جھنڈے کو ہمیشہ اونچا رکھے گی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گی۔ میں اس دعا میں ہر احمدی کو شامل کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اس مشن کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ وہ کمزور ہیں لیکن ان کا خدا ان کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ خدا ہو اُسے انسانوں کی طاقت کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ دنیا کی بادشاہتیں ان کے ہاتھ چومیں گی اور دُنیا کی حکومتیں ان کے آگے گریں گی۔ بشرطیکہ نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حقوق یہ لوگ نہ بھولیں اور اسلام کے جھنڈے کو اونچا رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو ہمیشہ ان کی مدد کرتا رہے اور ہمیشہ ان کو سچا راستہ دکھاتا رہے۔ بے شک وہ کمزور ہیں تعداد کے لحاظ سے بھی اور روپے کے لحاظ سے بھی اور علم کے لحاظ سے بھی لیکن اگر وہ خدائے جبار کا دامن مضبوطی سے پکڑیں گے تو خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں ان کے حق میں پوری ہوں گی۔ اور دین اسلام کے غلبہ کے ساتھ ان کو بھی غلبہ ملے گا اس دُنیا میں بھی اور اگلی دُنیا میں بھی۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے اور قیامت کے دن نہ وہ شرمندہ ہوں نہ ان کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شرمندہ ہوں نہ خدا تعالیٰ شرمندہ ہو کہ اس نے ایسی نالائق جماعت کو کیوں چُنا۔ یہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا آخری پودا ہے جو اس پودے کی آبیاری کرے گا خدا تعالیٰ قیامت تک اس کے بیج بڑھاتا جائے گا اور وہ دونوں جہان میں عزت پائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اے عزیزو! ۱۹۱۴ء میں خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت کا بوجھ مجھ پر رکھا تھا۔ اور میری پیدائش سے بھی پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ میری خبر دی تھی میں تو ایک حقیر اور ذلیل کیڑا ہوں یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے مجھے نوازا اور میرے ذریعہ سے اسلام کو دنیا میں قائم کیا۔ جس خدا نے میرے جیسے حقیر انسان کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کو قائم کیا میں اسی خدائے قدوس کا دامن پکڑ کر اس سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اسلام کو

برتری بخشے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو اگلے جہان میں ساری دنیا کے سردار ہیں اس جہان میں بھی ساری دنیا کا سردار بنائے بلکہ اُن کے خدام کو بھی ساری دُنیا کا بادشاہ بنائے۔ مگر نیکی اور تقوے کے ساتھ نہ کہ ظلم کے ساتھ۔ توحید دُنیا سے غائب ہے خدا کرے کہ پھر توحید کا پرچم اُونچا ہو جائے اور جس طرح خدا غالب ہے اسی طرح اس کا جھنڈا بھی دنیا میں غالب رہے۔ اور اسلام اور احمدیت دنیا میں توحید اور تقوے اور اسلام کی عظمت پھر دُنیا میں قائم کر دیں اور قیامت تک قائم رکھتے چلے جائیں یہاں تک کہ وہ وقت آجائے کہ خدا کے فرشتے آسمان سے نازل ہو کر خدا کے بندوں کی روحوں کو بلند کر کے آسمان پر لے جائیں اور ان میں ایک ایسا مضبوط رشتہ قائم کر دیں جو ابد تک نہ ٹوٹے۔ اٰمین ثم اٰمین۔

بادشاہت سب خدا کا حق ہے۔ مگر افسوس ہے کہ انسان نے اپنی چھوٹی طاقت کے گھمنڈ میں اس بادشاہت کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔ اور خدا کے مسکین بندوں کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ اس غلامی کی زنجیروں کو توڑ دے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو نیکی پر ہمیشہ قائم رکھے اور اعتدال کے راستہ سے پھرنے نہ دے۔ اس سے یہ بات بعید نہیں گو انسان کی نظر میں یہ بات بڑی مشکل معلوم ہوتی ہے۔ میں اس کے بندوں کی باگ اُسی کے ہاتھ میں دیتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ ان کا خیر خواہ ثابت ہوگا اور قریب کی قیامت بلکہ دور کی قیامتوں کے موقعہ پر سچے مسلمانوں کی سرخروئی اور اعزاز کا موجب ہوگا۔ میں اپنے لڑکوں لڑکیوں اور بیویوں کو بھی اس کے سپرد کرتا ہوں۔ میری نرینہ اولاد موجود ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا انسان کچھ نہیں کر سکتا اس لئے میں اولاد در اولاد اور بیویوں اور ان کے وارثوں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں جس کی حوالگی سے زیادہ مضبوط حوالگی کوئی نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام تھا کہ

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

ہم نے اس الہام کی سچائی کو ۵۰ سال تک آزمایا ہے اور خدا تعالیٰ سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ دنیا کے آخر تک اس الہام کی سچائی کو ظاہر کرتا رہے گا۔ اس کا کلام ہمیشہ سچا ہی ثابت ہوتا رہے گا۔ اصل عزت وہی ہے جو مرنے کے بعد انسان کو ملے گی۔ لیکن پھر بھی اس دنیا میں نیکی کا بیج قائم رکھنے سے انسان دعاؤں کا مستحق بن جاتا ہے اور اپنے پرائے اس کی بلندی کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ یہ خوبی کا مقام بُھلایا نہیں جا سکتا اور میں اپنے خاندان کے مردوں عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ مقام ہمیشہ عطا رکھے۔ اور اسی طرح میرے بھائیوں اور بہنوں کی اولاد کو بھی۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی پیدا نہیں ہوا نہ آگے پیدا ہوگا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں اور اگلے جہان میں بھی سردار مقرر کیا ہے۔ خدا کرے آپ کی یہ سرداری ناابد قائم رہے۔ اور ہم قیامت کے دن درود پڑھتے ہوئے آپ کے نشان والا جھنڈا لے کر آپ کے سامنے حاضر ہوں اور اپنے خدا سے بھی کہیں کہ اے خدا تُو نے جس انسان کی عزت کو اپنی عزت قرار دیا تھا ہم اس کی عزت قائم کر کے آئے ہیں ہم پر بھی رحم کر اور اپنے فضلوں کا وارث بنا۔ اٰمین ثم اٰمین۔

میری اولاد کے نام

میری نعش میری اماں جانؓ کی نعش اور میری بیویوں کی نعشوں کو قادیان پہنچانا تمہارا فرض ہے۔ میں نے ہمیشہ تمہاری خیر خواہی کی تم بھی میری خواہش پوری کرنا۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو اور تمہیں عزت بخشے۔

میں ساری جماعت احمدیہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدا اور رسولؐ کے لئے وقف کریں۔ اور قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دُنیا کے ہر ملک میں اُونچا رکھیں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ ان کی مدد کرے اور اپنی بشارتوں سے ان کو نوازے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یورپ کے نئے احمدی اپنی جان اور مال سے ایشیا کے پُرانے احمدیوں کی مدد کریں گے اور تبلیغ کے فریضہ کو ادا کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اسلام ساری دُنیا پر غالب آجائے۔ اگر مسیح کے متبعین نے چند سال میں ساری دُنیا پر اپنا سکہ جما لیا تھا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین یہ کام کیوں نہیں کر سکتے۔ صرف عزم اور ارادہ کی پختگی کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ وہ کبھی ظلم نہ کریں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کے بندوں کے سامنے عجز و انکسار کے ساتھ سر جھکائیں تا کہ خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں کی مدد ان کو ملتی رہے اور اسلام کا سر ہمیشہ اونچا رہے اور قیامت کے دن خدا کا آخری نبیؐ بلکہ خدائے واحد خود نہایت شوق سے اپنے ہاتھ پھیلا کر ان کی ملاقات کے لئے آگے بڑھے اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے خدا تعالیٰ کی برکات کے وارث ہوں۔ میں احمدیت اور اس کے آثار کو بھی خدا کے سپرد کرتا ہوں وہی

ان کا بھی محافظ ہو اور ان کی عزت کو قیامت تک قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو اور میری اولاد اور حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد کو بھی ان کے خاندان کے عہد یاد دلاتے رہو۔ احمدیت کے مبلغ اسلام کے سچے سپاہی ثابت ہوں اور اس دنیا میں خدائے قدوس کے کارندے بنیں۔

کیا ہمارا خدا اتنی طاقت بھی نہیں رکھتا جتنا کہ حضرت مسیح ناصریؑ رکھتے تھے۔ مسیح ناصریؑ تو ایک نبی تھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار تھے۔ ان کی سرداری کو دونوں جہان میں قائم رکھے اور ان کے ماننے والوں کا جھنڈا کبھی نیچا نہ ہو اور وہ اور ان کے دوست ہمیشہ سربلند رہیں۔ آمین ثم آمین۔

مَیں یہی نصیحت پاکستان سے باہر کے احمدیوں کو بھی کرتا ہوں وہ بھی خدا تعالیٰ کے ایسے ہی محبوب ہیں جیسے پاکستان میں رہنے والے احمدی۔ اور جب تک وہ اسلام کو اپنا مطمح نظر قرار دیں گے خدا تعالیٰ ان کو بھی اور اسلام کو بھی دنیا میں بلند کرتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ خدا کرے احمدیوں کے ذریعہ سے کبھی دنیا میں ظلم کی بنیاد قائم نہ ہو۔ بلکہ عدل، انصاف اور رحم کی بنیاد قائم ہوتی چلی جائے۔ اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کے دائیں بھی کھڑے ہوں اور بائیں بھی کھڑے ہوں اور کوئی شخص ان کی طرف نیزہ نہ پھینکے جسے خدا تعالیٰ کے فرشتے آگے بڑھ کر اپنی چھاتی پر نہ لے لیں۔ آمین ثم آمین

آدم اول کی اولاد کے ذریعہ بالآخر دنیا میں بڑا ظلم قائم ہوا اب خدا کرے آدم ثانی یعنی مسیح موعودؑ کی اولاد کے ذریعہ سے یہ ظلم ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے۔ اور سانپ یعنی ابلیس کا سر کچل دیا جائے۔

اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت اسی طرح دنیا میں بھی قائم ہو جائے۔ جس طرح آسمان پر ہے اور کوئی انسان دوسرے انسان کو نہ کھائے اور کوئی طاقتور انسان کمزور انسان پر ظلم اور تعدّی نہ کرے۔

آمین ثم آمین۔

مرزا محمود احمد

۱۷ مئی ۱۹۵۹ء

(الفضل ۲۰؍۵؍۵۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کے نام

تازہ پیغام

خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق انسان کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھتا ہے۔ مسیح موسویؑ کو گذرے ہوئے ۱۹۰۰ سال ہو چکے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ طاقت بخشی کہ آج تک کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دہریہ یورپ بھی مجبور ہے کہ ان کا نام عزت سے لے ورنہ وہ ڈرتا ہے کہ اس کی طاقت ٹوٹ جائے گی اور باوجود دہریت کے غلبہ کے وہ مجبور ہے کہ مسیح کا نام ادب سے لے۔ پس مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کریں اور مسیح محمدیؐ سے مضبوط رشتہ قائم کریں اور نیکی کو اپنا شعار بنائیں تب قیامت تک اللہ تعالیٰ ان کو غلبہ بخشے گا اور قیامت تک کوئی طاقت ان کو ہلا نہیں سکے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے ؎

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم رکھو خدا تمہیں دین اور دنیا میں غلبہ بخشے گا اور کوئی طاغوتی طاقت تمہیں شکست نہیں دے سکیگی۔ اور دنوں میں اتحاد پیدا کرو اور ساری دنیا کے احمدیوں اور مسلمانوں کو ایک نقطہ پر جمع رکھو۔ اسلام کے اتحاد سے ہی خدا تعالیٰ کی شان ظاہر ہوگی اور اسلام کے اتحاد سے ہی خدا کی حکومت دنیا میں قائم ہوگی۔ خدا کرے حضرت مسیح موعودؑ کی نسل ہمیشہ ہمیش کے لئے خدا کی حکومت کو دنیا میں قائم رکھے اور طاغوتی حکومتوں کو ہمیشہ کے لئے کچل ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کا آخری نشان ہے۔ اگر شیطان اس کے ہاتھ سے مارا گیا تو پھر شیطان کبھی سر نہیں اُٹھائیگا کیونکہ شیطان کا سر کچلے جانے پر اور کوئی چیز نہیں جو دنیا میں شیطان کو قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُمتِ محمدیہ میں یہ برکت حضرت مسیح موعودؑ کو بخشی ہے کہ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی قائم ہو۔

مَیں وصیت کرتا ہوں کہ احمدی جماعت ہمیشہ شیطان کا سر کچلنے کے لئے مستعد رہے اور دنیا کے چاروں کونوں تک اسلام کو پھیلائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو ان کے کام میں برکت دے اور ان کی نیتوں کو صاف رکھے اور وہ کسی پر ظلم کرنے والے نہ بنیں بلکہ ہمیشہ عدل اور رحم اور انصاف کو قائم رکھیں اور ان کا یہ طریق عیسائیوں کے طریق کی طرح زبانی نہ ہو بلکہ حقیقی ہو۔ وہ عیسائیوں کی طرح آپس میں اس طرح نہ لڑیں جیسے دو جانور لڑتے ہیں بلکہ دنیا میں اسلامی اتحاد کو اور آسمان پر خدا کی توحید کو قائم رکھیں۔ آدم اوّل کے بعد دنیا نے بڑے گناہ کئے۔ خدا کرے آدم ثانی یعنی مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ایسی دنیا قائم ہو جو قیامت تک خدا تعالیٰ کے نام کو روشن رکھے۔

مرزا محمود احمد

۱۹ مئی ۱۹۵۹ء

(الفضل ۲۱؍۵؍۵۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہ کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۲۶ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت میں الفضل میں جو صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد کی طرف سے ڈاکٹری رپورٹیں شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ تاریخ وار درج ذیل ہے :-

ربوہ ۱۸ مئی (بوقت ½ ۹ بجے صبح) کل صبح ۹ بجے دوپہر تک طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی ہے۔ مگر دو بجے کے بعد سے بے چینی اور گھبراہٹ شروع ہو گئی جو پانچ بجے تک رہی چند دن سے یہی دیکھنے میں آ رہا ہے کہ حضور کی طبیعت صبح کے وقت بہتر ہوتی ہے مگر بعد دوپہر بے چینی شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے خیال تھا کہ شاید گرمی کا اثر ہوتا ہے مگر اب تین دن سے ربوہ کا موسم بوجہ بارشوں کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا ہے اور دوپہر کو بھی کافی ٹھنڈ ہوتی ہے اس کے باوجود بعد دوپہر حضور کی طبیعت بے چین ہو جاتی ہے جس سے یہی خیال ہے کہ بے چینی بھی بیماری کا ایک حصہ ہے عصر کے بعد حضور کی طبیعت بہتر ہو گئی۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی اور اب صبح کے وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

بیماری کی علامتوں میں کل سے خفیف سا فرق محسوس ہوتا ہے۔

ربوہ ۱۹ مئی (بوقت ½ ۹ بجے صبح) کل تمام دن حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی بیماری کی علامتوں کے کچھ حصہ میں ہلکا فرق محسوس ہوا مگر کچھ حصہ میں کوئی خاص فرق نہیں پڑا کل بعد دوپہر کراچی سے اعصابی بیماریوں کے ماہر ڈاکٹر جمّا حضور کو دیکھنے تشریف لائے شام کے وقت انہوں نے حضور کا معائنہ کیا اور پہلے ڈاکٹروں کی تشخیص سے اتفاق کیا نیز طریق علاج تجویز کیا۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی۔ آج صبح کے وقت بیماری کے ایک حصہ میں کچھ زیادتی محسوس ہو رہی ہے۔

ربوہ ۲۰ مئی (بوقت ½ ۹ بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت بے چین رہی صبح کے وقت زیادہ تھی مگر پھر آہستہ آہستہ شام تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت میں سکون ہو گیا۔ صبح کے وقت ضعف کی بھی بہت شکایت فرماتے رہے ڈاکٹر جمّا صاحب نے کل صبح بھی حضور کو دیکھا اور علاج کے بارے میں ہدایات دیں۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی اور آج صبح عام طبیعت بھی خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ بیماری کی علامات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے افاقہ ہے۔

ربوہ ۲۱ مئی (بوقت پونے دس بجے صبح) کل شام تک حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر پہلے کی نسبت بہتر رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مغرب کے بعد بے چینی اور چکروں کی تکلیف شروع ہو گئی جو سوتے تک جاری رہی شروع رات میں نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ مگر پھر کچھ نیند آ گئی آج صبح کے وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ بیماری کی کچھ علامات میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرق ہے۔ مگر کچھ علامات بدستور چل رہی ہیں جن کے باعث فکر ہے۔

ربوہ ۲۲ مئی (بوقت پونے دس بجے صبح) کل صبح دس بجے سے گیارہ بجے تک حضور کو شدید گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ مگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت سنبھل گئی اور پھر شام تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر رہی۔ مغرب کے بعد کچھ دیر کے لئے تھوڑی سی گھبراہٹ ہوئی۔

بیماری کی علامات میں خفیف سا فرق رہا۔ درحقیقت بیماری کے اس حملہ کے بعد سے اس کی کچھ علامات میں تو جلدی فرق پڑ گیا مگر کچھ علامات میں بہت آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی۔ اور صبح عام طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

ربوہ ۲۳ مئی (بوقت ۹ بجے صبح) کل دن بھر حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر اچھی رہی۔ شروع رات میں بے خوابی رہی مگر پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے نیند صبح تک اچھی آ گئی۔ اب صبح کے وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

مورخہ ۲۴ مئی کو الفضل کا ضمیمہ شائع ہوا جس میں صاحبزادہ صاحب موصوف کی طرف سے حسب ذیل ڈاکٹری رپورٹ شائع ہوئی :-

ربوہ ۲۴ مئی (بوقت ۹ بجے صبح) کل دس بجے حضور کے دائیں پاؤں کے انگوٹھے میں نقرس کی تکلیف شروع ہو گئی۔ جس کی وجہ سے تقریباً تمام دن بے چینی رہی۔ شام کے قریب اعصابی ضعف کی شکایت شروع ہو گئی اور رات بے چینی کی وجہ سے نیند نہیں آئی۔ مگر پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے صبح تک اچھی نیند آ گئی۔ اس وقت صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ گو ابھی کچھ ضعف اور چکروں کی شکایت حضور فرماتے ہیں۔ آج صبح نقرس کی تکلیف میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خفیف سا فرق ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ تا اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نازل ہو۔ اور حضور کو ہر قسم کی بیماری سے کامل شفا حاصل ہو۔ جیسا کہ پہلے کئی بار لکھا جا چکا ہے حضور کی شفایابی کا حقیقی انحصار احباب جماعت کی خاص دعاؤں پر ہے کئی خوابوں میں بھی اس طرف اشارہ ہے پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ دعاؤں میں التزام رکھیں اور سستی نہ ہونے دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء وما توفیقنا الا باللہ۔

ہفتہ زیر اشاعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

(برقی اطلاعات)

ربوہ ۱۹ مئی (تار منجانب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ بوقت ۱۲ بجکر ۴۰ منٹ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خفیف جزوی افاقہ ہے حضرت کی طبیعت کا جو الفضل میں شائع ہو رہی ہے انتظار کریں"۔

ربوہ ۲۰ مئی (ایک بجکر ۴۰ منٹ) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل رات بے چینی سے گذاری آج معمولی افاقہ ہے۔

ربوہ ۲۱ مئی۔ حضور کی صحت میں کوئی نمایاں فرق نہیں البتہ حضور کی طبیعت میں جزوی افاقہ بدستور ہے۔

ربوہ ۲۲ مئی۔ (بوقت سوا نو بجے صبح) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۲۳ مئی (½ ۹ بجے صبح) حضور کو تدریجاً افاقہ ہو رہا ہے آئندہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کا تار ہفتہ وار پر دیا جاوے گا (الحمد للہ)

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ و درازی عمر کے لئے التزام سے خصوصی دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ حضور کو جلد مکمل صحت بخشے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرماوے۔ اللّٰھم آمین۔

اسلامی خلافت کی اہمیت

از جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز - اے ناظر بیت المال قادیان

انسانی معاشرہ کو چلانے کے لئے اب تک عقل انسانی مختلف نظریات قائم کرتی چلی آرہی ہے۔ انفرادی ملوکیت کا دور دنیا کے اکثر ممالک میں ختم ہو چکا ہے۔ جمہوریت اور سرمایہ داری کا نظام مختلف صورتیں بدل کر اشتراکیت کے ساتھ برسر پیکار ہے۔ اور ہر دو نظریات کی کشمکش دنیا کے امن و سلامتی کے لئے خطرات کا موجب بن رہی ہے۔ محدود انسانی عقل کے تجویز کردہ علاج اپنی تمام خوبیوں کے باوجود نامکمل اور ناکافی ثابت ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو ہمارے غور و فکر کی نارسائیاں مشکلات کا حقیقی حل تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔ اور دوسرے جو حل بھی ہمارے سامنے آتا ہے۔ وہ کسی خاص قوم، طبقہ یا ملک کی ضروریات کے لئے مختص ہونے کے باعث عدل و انصاف پر مبنی نہیں ہوتا۔

الٰہی سنت

دنیاوی نظاموں کے مقابلہ پر انسانی راہ نمائی کے لئے اللہ تعالٰے کی طرف سے ابتدائے عالم سے مختلف زمانوں اور مختلف قوموں اور ملکوں میں انبیاء علیہم السلام مبعوث کئے جاتے رہے ہیں۔ تا وہ بنی نوع انسان کو زندگی کے صحیح مقصد سے آگاہ کر کے ان کے اعمال و کردار کو اخلاقی سانچے میں ڈھال سکیں اور انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے الٰہی ارشاد کے ماتحت تمام انبیاء اور رسول دنیا میں خدا کی بادشاہت کے خلیفہ اور نائب بن کر آتے رہے۔ اور پھر جب یہ خدائی پیغامبر نیکی اور تقوٰی کا بیج بو کر اس جہان سے رخصت ہوتے رہے ہیں تو ان کے بعد ان کے مشن کی تکمیل کے لئے اللہ تعالٰے خلافت کے سلسلہ کو قائم رکھتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت موسٰے علیہ السلام تک جس قدر بھی انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے وہ یا تو خود اللہ تعالٰے کی طرف سے زمانے کی ضروریات کے لئے کوئی نئی شریعت لاتے رہے یا کسی سابقہ تشریعی نبی کے تابع ہو کر ان کے خلیفہ اور جانشین کے طور پر الٰہی مشن کی تکمیل کا کام سرانجام دیتے رہے۔ یہاں تک کہ دنیا کی ابدی اور دائمی راہنمائی کے لئے نبیوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے۔ اور آپ پر قرآن کی صورت میں شریعت کاملہ کا نزول ہوا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالٰے نے سورت نور میں اُمت مسلمہ کے ساتھ آئندہ سلسلہ خلافت کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ اس کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلفاء راشدین کا دور اسلام کی ترقی اور سربلندی کا دور تھا

اور وہ کام جس کی ابتداء خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ رسالت میں ہوئی تھی اس کی تکمیل اور سرفرازی کا کام خلفائے راشدین کے وقت میں سرانجام پایا اور اللہ تعالٰی کی متواتر نصرت و تائید سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان خلفائے عظام کے ساتھ اللہ تعالٰے کا خاص فضل شامل حال تھا۔

خلفاء راشدین نے اپنے اپنے وقت میں حالات اور زمانہ کے تقاضوں کے مطابق اسلامی تعلیم کا نفاذ فرمایا۔ ہر فرد بشر کی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری کو احسن طور پر ادا کیا۔ تاریخ اسلام ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ جبکہ خلفاء اسلام کو کسی حاجت مند کی ضرورت کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اپنی ذاتی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اسے پورا کرنے کی فکر کی۔ اور اس وقت تک چین کی نیند نہ سوئے جب تک کہ ضرورت مند کی مشکل کا حل نہ کر دیا گیا۔ ہر شخص کی ضرورت زندگی فراہم کرنے کے لئے پیدائش و اموات کے رجسٹر رکھنا۔ اور راشن سسٹم کا قیام حضرت عمرؓ کے زمانہ میں موجود تھا۔

خلافت اور وحدت قومی

مسئلہ خلافت اسلام میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ قومی وحدت کے ساتھ اس کا بہت گہرا تعلق ہے۔ کوئی قوم اور کوئی جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ ایک رنگ کی اس میں وحدت نہ پائی جائے۔ مسلمانوں نے قومی لحاظ سے اس وقت تنزل کیا ہے۔ جبکہ ان میں خلافت نہ رہی۔ کیونکہ خلافت کے بغیر وحدت نہیں رہ سکتی۔ اور قومی وحدت کے بغیر ترقی ناممکن ہو جاتی ہے

مولانا ابو الکلام آزاد مرحوم نے اپنی کتاب "مسئلہ خلافت" میں نظام خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے صاف اور واضح الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ امت مسلمہ پر زوال آنے کی اصل اور بنیادی وجہ نظام خلافت کا فقدان ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"مسلمانوں کی قومی زندگی کے عروج کا اصل دور وہی تھا جب ان کی قومی و انفرادی، مادی و معنوی، اعتقادی و عملی زندگی پر اجتماع و یگانگت کی حکمت طاری تھی۔ جب مسلمان کے تنزل و ادبار کی اصلی بنیاد پڑی تھی۔ جب اجتماع و ائتلاف کی جگہ اشتات و انتشار کی نحوست چھانی شروع ہوئی ابتداء میں ہر مادہ مجتمع تھا۔ ہر طاقت سمٹی ہوئی تھی۔ ہر چیز بندھی ہوئی تھی۔ لیکن بتدریج تفرقہ و انتشار کی ایسی ہوا چلی کہ ہر بندھن کھلا۔ ہر جماؤ پھیلا۔ ہر ملی جلی اور اکٹھی طاقت الگ الگ منتشر اور تتر بتر ہو گئی ...... لوگ اسباب تنزل امت پر بحث کرتے اور طرح طرح کی علتیں ٹھیراتے اور طرح طرح کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و سنت اور عقلیات صادقہ کے نزدیک تنزل کے تمام فسادات و نتائج صرف اسی ایک چیز کا نتیجہ ہیں۔ اس حقیقت کو کتنے ہی مختلف ناموں سے پکارو۔ مگر اصل علت اس کے سوا کوئی نہیں۔"

حضرت مسیح موعود اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ

موجودہ زمانہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں دوبارہ منہاج نبوت پر اسلام کی بلندی اور سرفرازی کی صورت پیدا ہو گی۔ چنانچہ خدا تعالٰے نے اپنے وعدوں کے مطابق اس زمانہ کی روحانی راہنمائی اور پیچ در پیچ مشکلات کے حل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے اسلامی اصولوں کی روشنی میں اس [illegible] کے مطابق ایک مستحکم روحانی نظام کی بنیاد ڈالی۔ جسے وصیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اس امر کا اعلان فرمایا کہ تمام دنیاوی نظاموں کو ختم کر کے آئندہ وصیت کے نظام پر نئے آسمان اور نئی زمین کی بنیاد رکھی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالٰے سے خبر پا کر اپنے اس رسالہ الوصیت میں اپنی وفات کی پیشگوئی شائع فرماتے ہوئے قدرت ثانیہ کی آمد یعنی آئندہ خلافت حقہ کے قیام کی خوشخبری بیان فرمائی۔

۲۷ر مئی ۱۹۰۸ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک بہت بڑی آزمائش کا دن تھا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جماعت پر ایک حزن و ملال کا عالم طاری تھا۔ اللہ تعالٰے نے اپنے فضل سے جماعت کی راہ نمائی فرمائی۔ اور نظام خلافت کے ذریعہ سے مضطرب قلوب کو سکینت و توانائی بخشی اور جماعتی اتحاد کو قائم فرما دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب بعض افراد نے صدر انجمن اور خلیفہ وقت کے اختیارات کے متعلق غیر محتاط اور نامناسب باتوں کا اظہار کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنے احساس کا اظہار فرمایا:-

"حضرت صاحب کی تصنیف میں ایک معرفت کا نکتہ ہے جو تمہیں کھول کر سناتا ہوں کہ جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا۔ اور ادھر چودہ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے۔ اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی۔ کہ اسے خلیفہ مانو۔ اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد منکرین خلافت نے نہایت منافقانہ تحریک یہ

یوم الخلافت

از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

منہاج نبوت پہ خلافت ہوئی قائم
یارب یہ دعا ہے کہ یہ نعمت رہے دائم

ہر ایک پہ ہے فرض اطاعت پہ طاعت
زاہد ہو کہ حاجی ہو کہ متقی ہو کہ صائم

بیدار رہیں ورنہ وہ ہو جائیں گے بے دار
جو دین کی خدمت سے ہوتے غافل و نائم

دنیا کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ
پہنچا کے رہو بھائیو نے لومۃ لائم

کچھ فکر کریں روح کی کہلاتے ہیں مسلم
کھانے کی فقط فکر رکھتے ہیں بہائم

اللہ کا عرفان۔ قیامت پہ ہو ایمان
نیکی کا ہو اعلان تو معدوم جرائم

محمود کہ ہیں مصلح موعود خدا کے
بے شبہ امام اپنے ہیں وہ قیم و قائم

منزل ہے کہ شخص ان کی رفاقت میں کرے طے
رہبر ہیں وہی صادق و مصدوق و ملائم

اللہ کی نصرت سے تمہیں بہرہ ملے گا
پورے کرو سب مل کے خلافت کے عزائم

اکمل ہے مسیحائے محمد کا ثنا گو
مومن ہے۔ نہیں وادیٔ اشعار کا ہائم

دہراتے رہے کہ آئندہ کے لئے خلافت کی ضرورت نہیں بلکہ ایک انجمن کافی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائمقام ہوکر جملہ امور کو انجام دے گی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور آپ کے متبعین اس امر پر زور دیتے رہے کہ نظام خلافت اور ایک واجب الاطاعت امام کے بغیر جماعت ترقی نہیں کرسکتی۔ اس مسئلہ پر سالہا سال تک بحثیں ہوتی رہیں۔ آخر منکرین خلافت کو بھی اس تنازعہ میں اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۷ر فروری ۱۹۳۷ء کے ایک افتتاحیہ مقالہ کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں اس حقیقت کا اقرار کیا گیا ہے۔

"ضروری ہے کہ ایک مرکزی شخصیت موجود ہو جس کا ہر حکم اس قانون کے ماتحت واجب التعمیل ہو اور کوئی فرد جماعت اس کی بجاآوری میں چون وچرا نہ کرے۔ اس امارت کی بہترین مثال زمانہ امارت ابوبکرؓ وعمرؓ ہے۔ وہ قرآن کے تابع تھے لیکن کیا مجال کہ کوئی ان کے احکام سے سرمو انحراف کرسکے۔ یہ ترقی تب ہی ممکن ہے جبکہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اسکے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو۔ سب بطیب خاطر و محبت اس پر عمل پیرا ہوں۔ کیونکہ عمل میں حجت و تکرار سم قاتل ہے لیکن بظاہر ایسے امر کا تسلیم کرنا طبع کو ناگوار گذرتا ہے۔ خود سر انسان ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ کہ اس میں پیر پرستی اور شخصی غلامی کا رنگ جھلکتا ہے۔ مگر یہ قلت تدبر اور کوتاہ بینی کا نتیجہ ہے ...... جب تک عنان ایسے امیر کے ہاتھ میں نہ ہو جس کے ہاتھ پر عملی طور پر تن من دھن کی قربانی کی بیعت ہو مستقل اور پائیدار ترقی محال ہے۔"

اقتصادی مشکلات اور نظام وصیت

جس الٰہی نظام خلافت کو اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں دنیا کے دیگر نظاموں کی خوبیوں کو ایک حکیمانہ انداز میں سمو دیا گیا ہے۔ اسی نظام کا مرکزی نقطہ روحانی ترقی اور اعلےٰ مقصد انسانی کے حصول کے لئے جدوجہد ہے۔ اور الٰہی نصرت و تائیدات کے یقینی وعدے اس نظام کے ساتھ ہیں۔ اس میں انسان کی روحانی اور اخلاقی ضروریات کے علاوہ دنیا کی معاشی، تمدنی اور اقتصادی مشکلات کا بھی صحیح حل موجود ہے۔ کیونکہ اس میں ہماری سیاسی اور معاشی مساوات روحانی مساوات کی تابع ہو جاتی ہے۔ اس کی بنیاد ہی عدل وانصاف اور محبت ورحم پر ہے۔ اس میں نہ ہی ذاتی ملکیت کی مخالفت کرکے انفرادی جدوجہد کے راستہ کو بند کیا گیا۔ اور نہ ہی دولت کے محرکات کو اتنی آزادی دی گئی ہے کہ ساری دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ جائے۔ اور عوام الناس اپنی ضروریات زندگی سے محروم رہیں۔

اس زمانہ کی ضروریات کے مدنظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظام وصیت کی بنیاد ڈالی۔ اگر اس کے ماتحت جماعتی ترقی کے ساتھ اکثر افراد اپنی ماہوار آمد اور جائداد وں کا ۱/۱۰ سے ۱/۳ حصہ تک سلسلہ کے لئے وقف کریں۔ تو اس سے ایک ایسا مضبوط قومی فنڈ تیار ہوسکتا ہے۔ جس سے تمام حاجتمندوں کی ضروریات کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ نظام خلافت کے ماتحت یہ تحریک روز بروز ترقی کررہی ہے۔ اور جب تک وصیت کا نظام عالمگیر حیثیت اختیار نہیں کر جاتا۔ اس وقت تک نظام وصیت کے لئے بطور ارہاص اور پیش رو کے تحریک جدید کا انتظام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیر قیادت جاری ہوچکا ہے۔ جس کے عظیم الشان تبلیغی نتائج ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اسلامی خلافت کی مثال ایک شفیق باپ کی طرح ہے۔ جو اپنی اولاد کی نگرانی کے علاوہ اس کی ضروریات زندگی کو بھی پورا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اس کی مثال ایک گڈریے سے دی ہے۔ جس کے ذمہ اپنے ریوڑ کی حفاظت اور خوراک کا کام ہوتا ہے

نظام خلافت کا نمایاں امتیاز

نظام خلافت کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے اپنی تائید ونصرت کا وعدہ فرماتے ہوئے یہ بشارت دی ہے کہ خلیفہ کے انتخاب کے بعد اس کا وجود عارضی طور پر کسی معین عرصہ کے لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ تمام عمر کے لئے واجب الاطاعت امام ہوگا۔ پس ایک طرف اسلام نے اس مرکزی وجود کے ہاتھ مضبوط کرکے عوام الناس کے طبعی انتشار کو دور فرمایا۔ جو خالص جمہوریت کے طریق کار سے پیدا ہونا لازمی تھا۔ اور دوسری طرف "لاخلافۃ الّا بالمشورۃ" کہکر جمہور کی آواز اور مشورہ کو نظام خلافت کا لازمی جزو قرار دیا۔ اور خلیفہ کو قرآن مجید کے کامل قانون کا تابع بنایا۔ تاکہ آمریت کے نقائص پیدا نہ ہوں۔

عقل انسانی کے تجویز کردہ مادی نظاموں میں خواہ کوئی ڈکٹیٹر ہو یا جمہوری صدر اس کی اپنی پوزیشن ایسی مضبوط اور مستحکم نہیں ہوتی۔ کہ وہ اپنے ذاتی مفاد یا انفرادی خوف کے احساسات سے بالا رہ کر پورے طور پر عدل وانصاف سے فیصلہ کرسکے لیکن اسلامی نظام خلافت کی پوزیشن دنیا کے تمام دیگر نظاموں سے اعلےٰ وارفع ہے

خلافت کی صحیح قدر دانی

آخر پر مجھے صرف اس قدر عرض کرنا ہے۔ کہ جس دور میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ یہ زمانہ برکات خلافت خاص زمانہ ہے۔ اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی زیر قیادت جو الٰہی تائیدات سالہا سال سے ہمارے سامنے ظاہر ہورہی ہیں۔ انکی موجودگی میں ہمیں نظام خلافت حقہ کی افادیت اور اس کی اہمیت کے متعلق منطقی اور عقلی دلیلیں تلاش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ جب کہ ایک چمکتے ہوئے سورج کی تیز شعاعیں روشنی اور تپش دے رہی ہوں تو پھر نہ ہی اس کی افادیت تسلیم کروانے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ اور نہ ہی سوائے ایک کورچشم اور بےحس انسان کے کوئی اس سے انکار کرسکتا ہے۔

آج یہی حال ہماری جماعت کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں جماعت احمدیہ ایک بیج کی حیثیت رکھتی تھی۔ لیکن آج خلافت کی برکات سے اس کا پیغام دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل چکا ہے۔ اور احمدیت ایک مضبوط درخت کی صورت اختیار کرچکی ہے۔ اور اس مادی کشمکش اور ذہنی اضطراب کے دور میں تمام دنیا کی نگاہیں ہماری طرف ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم خلافت حقہ کے سائے میں اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھیں اور تمام دنیا میں روحانی انقلاب کے دن کو قریب سے قریب تر کرنے والے بنیں۔ خلافت حقہ کی صحیح قدر دانی صرف اسی طرح ہوسکتی ہے۔ جب کہ ہم اپنے وعدہ بیعت کی عملی تکمیل بشاشت قلب سے کرتے ہوئے اپنے ہر فعل سے یہ ثابت کردیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔

اگر ہم روحانی طور پر مردہ دنیا کو زندگی کی روح پھونکنے کے عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہوجائیں تو یقین جانئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور اس زندگی میں بھی اور اس زندگی کے بعد بھی سرخرو ہوسکیں گے کہ ہم نے خلافت کی نعمت کی قدر دانی کا حق ادا کردیا ہے۔

آجکل جبکہ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ الودود جماعت کے متعلق فکر مند ہیں ہمیں پہلے سے زیادہ عزم اور ہمت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنے کی ضرورت ہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے فضل سے اس کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

مکرم میاں خدا بخش صاحب طغلوالیہ وفات پاگئے

اِنّا لِلّٰہ وانّا الیہ راجعون

قادیان ۲۶ر مئی ـــــ یہ خبر رنج کے ساتھ سنی جائے گی کہ مکرم میاں خدا بخش صاحب طغلو والیہ بعمر قریباً چھہتر سال کل ۲۵ رمئی کو دار المسیح میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خدا برؤش کر اور باوجود نہایت غربت کے بہت مالی قربانی کرنے والے تھے۔ شب زندہ دار ہونے کے علاوہ فارغ اوقات کلیتہً بیت الدعاء اور مسجد مبارک میں نوافل اور مسجد مبارک میں تلاوت قرآن مجید میں صرف کرتے تھے۔

آپ نے خلافت اولیٰ میں احمدیت قبول کی تھی۔ طغل والہ نزد قادیان کے رہنے والے تھے۔ گاؤں والوں کی مخالفت کے نتیجہ قادیان ہی آبسے تھے۔ تقسیم ملک کے وقت انہوں نے دیار محبوب میں قیام کو ہجرت پر ترجیح دی۔ اور بہترین رنگ میں اپنے اوقات عزیزہ کو صرف کرنے کی سعی کرتے رہے۔ انہوں نے ۱۹۱۸ء میں وصیت کی تھی۔ بعد عشاء مہمان خانہ میں محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر مقامی نے ایک کثیر جماعت کے ساتھ ان کا جنازہ پڑھایا۔ اور ۱۱ بجے شب بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے آخری دعا کروائی۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور رفع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم کے مفصل حالات آئندہ اشاعت میں درج کئے جائیں گے۔

جنوبی ہند کے صوبہ کیرالہ مدراس کا تبلیغی دورہ

تبلیغی اور تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ ایک پریس کانفرنس ہوئی۔ ۱۹ روز میں ۲۳۴۲ میل کا سفر کیا گیا۔ دو دوست بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۲)

روانگی برائے کوٹار

کرونا گاپلی سے کوٹار جانے کا پروگرام تھا مکرم جناب محی الدین کنجو صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرونا گاپلی نے یہ پیشکش کی کہ میں اپنی کار میں آپ لوگوں کو کوٹار چھوڑ آؤں گا۔ چنانچہ ہم ۲۷ اپریل کی صبح کو سات بجے روانہ ہوئے اور ۱۰۱ میل کا فاصلہ طے کر کے قریباً ساڑھے ۱۲ بجے کوٹار پہنچ گئے۔ مکرم پریذیڈنٹ صاحب باوجود کمزوری صحت کے ہمارے رفیق سفر رہے اور ہم کو کوٹار پہنچا کر وہ شام کو واپس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور صحت و سلامتی کی لمبی عمر دے۔ آمین

تربیتی اجلاس

کوٹار میں کوئی تبلیغی پروگرام نہ بن سکا۔ البتہ ۲۸ اپریل کی شب کو احمدیہ دار التبلیغ میں جماعت کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار نے تقریر کی اور احباب جماعت کو تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ دینے اور مالی قربانیوں کی تحریک کی۔ اس تقریر کا ترجمہ تامل زبان میں مکرم مولوی ابوالوفا صاحب نے کیا۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب میلاپالیم سے تشریف لائے تاکہ وہاں کے پروگرام کے بارہ میں مشورہ کر سکیں۔ اور وہ اسی شام کو واپس چلے گئے۔

روانگی برائے ستنان کولم

حسب پروگرام ہمارا تبلیغی وفد جو تین افراد پر مشتمل تھا ۲۹ اپریل کی صبح کو بذریعہ بس کوٹار سے ستنان کولم کے لئے روانہ ہوا۔ ۱۱ بجے قبل دوپہر ستنان کولم پہنچ گئے۔ مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری جماعت مع احباب بس سٹینڈ پر موجود تھے۔

تربیتی اجلاس

ستنان کولم میں کافی تعداد میں احمدی دوست تھے مگر اکثر اُن میں سے کاروباری سلسلہ میں سیلون میں رہتے تھے۔ اس بستی میں ایک کھلی جگہ پر احمدیہ مسجد ہے۔ اسی میں ہمارا قیام تھا۔ احباب کولم گوڈی (کرسٹناگرم) کو جو قریباً دو میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں۔ یہاں بلایا گیا تھا تاکہ باہمی مشورہ سے وہاں کے لئے پروگرام بنایا جا سکے۔ چنانچہ وہ دوست بھی ۳۰ اپریل کو ستنان کولم آ گئے۔ اُن کے مشورہ سے کرسٹناگرم جانے کا پروگرام بنایا گیا۔

بعد نماز مغرب خاکسار نے ایک تقریر کی جس میں احباب کو بتایا کہ خدائی جماعتوں میں شامل ہونے والے افراد کو ہمیشہ ستایا گیا۔ اُن کی مخالفت کی گئی۔ بائیکاٹ بھی کیا گیا مگر مخالفین کی یہ ریشہ دوانیاں اُن کو حق و صداقت سے منحرف نہ کر سکیں۔ اور معصومین انبیاء ترقی ہی کرتے چلے گئے۔ اسی طرح آج جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے افراد کو مخالفین (حضرت) تنگ کرتے اور اُن کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔ اس لئے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ہمت و استقلال سے کام لیں۔ یہ سب مشکلات دور ہو جائیں گی دعا کرتے چلے جائیں۔ خدا تعالیٰ سے استمداد کریں۔ وہ فضل و کرم فرمائے گا۔

اس تقریر کا تامل ترجمہ مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا۔

روانگی برائے میلاپالیم

طے شدہ پروگرام کے مطابق ہمارا تبلیغی وفد یکم مئی کی صبح کو ستنان کولم سے میلاپالیم کے لئے روانہ ہوا جو وہاں سے قریباً ۴۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ میلاپالیم جنوبی ہند میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی بستی ہے۔ گذشتہ سال ہی وہاں پر باقاعدہ جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ اور اس کا قدم وہاں ترقی کی طرف ہے "جودھی پرم" جو میلاپالیم سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں پر ہمارے احمدی محمد اسمٰعیل صاحب کی زمین اور باغ ہے۔ اس باغ میں جمعہ پڑھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ ہم ستنان کولم سے اور احباب میلاپالیم سے جودھی پرم پہنچ گئے۔ اور نماز جمعہ وہاں ادا کی مکرم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں احباب کو احمدیت کی تعلیم کی روشنی میں حقیقی احمدی بننے کی طرف توجہ دلائی۔ تاکہ دوستوں کا اچھا عملی نمونہ دوسروں پر نیک اثر ڈالے اور وہ بھی احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ شام کو سب احباب میلاپالیم بستی میں آ گئے۔ اور ہم احمدیہ انجمن کے دفتر میں قیام پذیر ہوئے۔

نماز جمعہ کے بعد جملہ عہدیداران جماعت احمدیہ میلاپالیم کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔

خط و کتابت برائے مناظرہ

گذشتہ ستمبر ۱۹۵۸ء میں مکرم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل اور خاکسار میلاپالیم گئے تھے۔ اور وہاں تین روز تک تبلیغی تقاریر کا پروگرام رہا تھا ہمارے واپس آنے کے بعد وہاں ایک غیر احمدی مولوی عبد القادر صاحب آئے۔ اور جماعت کے خلاف کافی زہر اُگلا اور دو مسائل پر مناظرہ کا چیلنج دیا۔ (۱) حیات و ممات مسیح ناصری علیہ السلام (۲) ختم نبوت۔ مقامی احباب جماعت نے اُن کے اس چیلنج کو منظور کر لیا۔ اور تحریری طور پر شرائط مناظرہ کرنے کے لئے لکھا جس کا اُن کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ اب ہمارے دوبارہ وہاں جانے پر مولوی عبد القادر صاحب پھر آئے۔ اور ہمارے دوستوں کو لکھا کہ وہ دو کی بجائے چار امور پر مناظرہ کریں گے جن میں سے دو زائد مبحث یہ ہیں (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت والے نبی ہیں (۲) ابن مریم سے مراد حقیقی ابن مریم ہیں اور وہی دوبارہ آئیں گے۔

ہماری طرف سے جواب دیا گیا کہ اول تو یہ امور پہلے دو مسئلوں کے ضمن میں ہی زیر بحث آ سکتے ہیں علیحدہ بحث کی ضرورت نہیں لیکن اگر علیحدہ بحث کی خواہش ہو تو اس کے لئے بھی ہم تیار ہیں۔ مگر ان کے ساتھ دو اور مسئلوں پر بھی بحث کی جائے۔ (۱) مسئلہ ناسخ و منسوخ در قرآن (۲) عصمت انبیاء وہ واقعات جو مختلف مفسرین نے انبیاء کرام کے بارہ میں تفاسیر میں درج کئے ہیں کیونکہ متذکرہ بالا دو امور میں آپ کو مفسرین و علماء سابق سے اتفاق ہے اور متذکرہ بالا چھ مباحث میں سے تین میں ہم مدعی ہوں گے اور تین میں غیر احمدی حضرات۔ اب شرائط مناظرہ تحریری طور پر طے کر لی جائیں۔ چونکہ یہ معاملہ ہماری موجودگی میں طے نہ ہو سکا اور ہمیں اپنے مجوزہ پروگرام کے مطابق آگے جانا تھا اس لئے اس سلسلہ میں ہم نے احباب جماعت کو ضروری ہدایات دے دیں تاکہ وہ معاملہ طے ہونے پر ہمیں مطلع کر سکیں۔

تربیتی اجلاس

ہمارے میلاپالیم پہنچ جانے کے بعد مختلف غیر احمدی دوست مسائل دریافت کرنے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ لیکن باقاعدہ تبلیغی اجلاس منعقد کرنے کا موقعہ نہ مل سکا کیونکہ وقت تھوڑا تھا۔ ہاں البتہ ۳ مئی کی صبح کو احباب جماعت کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل نے ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی تنظیم جماعت کی حکمت۔ اطاعت نظام اور مالی قربانیوں اور باہمی اتحاد و اتفاق کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جماعتی امور کو باہمی مشورہ اور قریباً اتفاق رائے سے طے کیا جائے۔ اسی میں برکت ہے۔

روانگی برائے کولم گوڈی (کرسٹناگرم)

حسب پروگرام ہمارا تبلیغی وفد ۳ مئی کی صبح نو بجے میلاپالیم سے بذریعہ بس کولم گوڈی کے لئے جو ترونالی سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہوا۔ اور ایک بجے بعد دوپہر وہاں پہنچ گئے۔ احباب جماعت منتظر تھے۔ وفد کے پہنچ جانے پر ان کو بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ اس بستی کے تین دوستوں نے بھی گذشتہ سال بیعت کی تھی۔ اور بیعت کرنے کے بعد اُن کی شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ جناب محمد حنیف صاحب جو ایک مخلص نوجوان ہیں اُن کا محلہ والوں نے سوشل بائیکاٹ کیا۔ ان کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا۔ جب ان مدعیانِ اسلام کے غیر اسلامی اور غیر انسانی منصوبوں کی اطلاع حکام وقت تک پہنچی۔ اور ڈی۔ ایس۔ پی علاقہ تحقیقات کے لئے آئے۔ تو ان مدعیانِ اسلام نے کمال صفائی سے جھوٹ بول دیا کہ ہم نے بائیکاٹ نہیں کیا۔ اور دوسروں سے جھوٹ بلوایا کہ ایسا بیان دے دو حالانکہ اس بائیکاٹ کا فیصلہ خانہ خدا میں بیٹھ کر ان لوگوں نے کیا تھا۔ جب ایک حجام نے کہا کہ میں کیسے جھوٹ بولوں۔ یہ تو اللہ اور رسول کے حکم کے خلاف ہے۔ تو اکابرین محلہ نے کہا کہ پہلے تم محلہ والوں اور جماعت کے حکم کو مانو اور ایسے بیان دو۔ اللہ اور رسول بعد میں دیکھے جائیں گے۔ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب بھی جہاندیدہ تھے۔ وہ سب معاملہ سمجھ گئے۔ محمد حنیف صاحب کی دلداری فرمائی۔ اور باقی سب "مدعیان اسلام" کو تنبیہ و وارننگ دی۔ کہ اگر وہ اس طرح اس غیر انسانی اور غیر قانونی اقدام سے باز نہ آئے۔ تو اُن کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ذرا ان اکابرین کی طبیعت صاف ہے۔ ان حالات میں ہم نے اس بستی میں جب خاص دورہ کا پروگرام بنایا تاکہ اپنے احباب کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور سنجیدہ طبع غیر احمدی دوستوں پر احمدیت کے عقائد اور اصولوں کو واضح کیا جا سکے۔

ایک تقریب

ہمارا قیام مکرم ابوعبیدہ صاحب احمدی کے مکان پر تھا جناب محمد حنیف صاحب کے رشتہ کا نام

جو قریباً اٹھارہ ماہ کا سے نہیں رکھا گیا تھا۔ کیونکہ وہاں کے دستور کے مطابق حاجی صاحب نے منظوری دینا تھی۔ مگر اُن کا نو بائیکاٹ تھا۔ چنانچہ ہماری آمد پر محمد حنیف صاحب نے ۳ مئی کی شام کو یہ تقریب رکھی بچے کا نام "محی الدین عبد القادر" تجویز کیا گیا۔ بعض غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے اس موقعہ پر خاکسار اور مکرم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل نے تقریریں کیں۔ اور احمدیت کے اصولوں کو پیش کیا۔ خاکسار نے بیان کیا کہ اسلام "ملا ازم" کا قائل نہیں۔ ہم ہر عبادت خود بجا لا سکتے ہیں۔ اگر کوئی ملاں اکڑ جاتا ہے تو اُسے اکڑ جانے دو۔ اسلام ایک آسان اور سادہ مذہب ہے۔ باقی رہا بائیکاٹ تو یہ تو مخالفین اسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کیا۔ اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اپنے عزائم اور حوصلوں کو بلند رکھو۔ تبلیغ کرتے چلے جاؤ۔ تاکہ لوگوں کے شکوک و شبہات کا ازالہ ہو اور وہ احمدیت کی طرف راغب ہوں۔

تبلیغی جلسہ دوسرے روز مورخہ ۴ مئی کو مکرم ابو عبیدہ صاحب کے مکان کے روبرو ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ مکرم شاہ الحمید صاحب نے [illegible] تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد اللہ صاحب صاحب فاضل نے اڑھائی گھنٹہ تک تقریر فرمائی جس میں مسائل احمدیت کو پیش فرمایا۔ اس جلسہ میں کافی تعداد میں غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسطرح ایک اچھے رنگ میں اس مخالف بستی میں احمدیت کے پیغام کو پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ اس جلسہ میں ستان کولم۔ میلاپالیم اور کوٹار کے بعض احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو اور مخالفین کے شر سے اُن کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

واپسی مورخہ ۵ مئی کی صبح کو ارکان وفد "کولم گوڈی" سے "ترودنالی" کے لئے روانہ ہوئے۔ ترودنالی سے مکرم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل و مکرم مولوی ابو الوفاء صاحب مبلغ سلسلہ بذریعہ کرونا گاپلی واپس مالابار تشریف لے گئے اور خاکسار بخیر و عافیت ۷ مئی کی صبح کو واپس مدراس پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بفضلہ تعالیٰ اس دورہ میں ۶ تبلیغی و تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ ایک پریس کانفرنس ہوئی۔ ۱۹ روز میں ۱۴۳۳ میل کا سفر کیا گیا۔ اور دو دوست بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے

مختلف جماعتوں میں اجتماعی دُعائیں اور صدقات

راتھ

مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شدید علالت کی اطلاع ملی۔ مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۵۹ء بعد نماز فجر اجتماعی دعا کی گئی۔ ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ اور دعاؤں کا سلسلہ بالالتزام جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ اور درازیٔ عمر عطا فرمائے آمین۔ اسرار احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راتھ

کلکتہ

حضور کی خرابی صحت کے بارہ میں تار کے ذریعہ اطلاع ملی۔ جس سے بڑی تشویش ہوئی۔ احباب جماعت کو فون اور دیگر ذرائع سے اس کی فوری اطلاع دی گئی بعد نماز مغرب مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور چار بکرے صدقہ کئے گئے۔ اور مزید بکرے صدقہ کئے جائیں گے انفرادی اور اجتماعی دعائیں التزام سے جاری ہیں۔ محمد شمس الدین سیکرٹری تبلیغ کلکتہ

مدراس

مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۵۹ء کو حضور کی علالت کے متعلق مرکز کا تار ملا۔ فوری طور پر اجتماعی دعا کا انتظام اسلامک سنٹر میں کیا گیا۔ کچھ رقم جمع کر کے صدقہ دیا گیا۔ جماعت ہائے ستان کولم۔ کوٹار۔ میلاپالیم اور بنگلور کو اطلاع دی گئی۔

شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ

جموں

مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۵۹ء کو مرکز کا تار ملا۔ حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا اور صدقہ [illegible] جملہ جماعت ہائے علاقہ جموں و دیگر کو دی گئی۔

ابو محمد یوسف پراونشل امیر صوبہ جموں

پٹنہ

سید اختر احمد نے بذریعہ تار مرکز سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا ہے اور اپنی طرف سے ایک بکرا صدقہ کرنے کے لئے امیر مقامی قادیان کو لکھا ہے۔

رانچی

۱۴ مئی ۱۹۵۹ء تار جماعت احمدیہ رانچی حضور کی جلد شفایابی کے لئے دعا کر رہی ہے۔

سید سجاد احمد ایم۔ اے رانچی

تیماپور

[illegible] خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق نظارت علیا کا سرکلر ملا۔ احباب جماعت کو پڑھ کر سنایا گیا۔ جمعہ کا روز تھا اجتماعی دعا کی گئی۔ احباب جماعت نے ایک بکرا صدقہ دینے کا انتظام بھی کیا ہے۔ اللہ حضور کو جلد صحت دے۔ آمین۔

قریشی نذیر احمد صدر جماعت احمدیہ تیماپور

کنانور

جناب مولوی عبد اللہ صاحب کے نام ارسال کردہ آپ کی تار ۱۲ مئی کو ملی۔ نماز مغرب میں احباب جماعت کو اطلاع دی گئی اور اجتماعی دعا بھی کی گئی۔ بعض صاحب کو فون کے ذریعہ کالیکٹ خبر کی گئی۔ احباب نے تیس روپے کے قریب صدقہ کی رقم فراہم کر کے غرباء میں تقسیم کی۔ نماز جمعہ اور دیگر تمام نمازوں میں دعائیں کی جا رہی ہیں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت بخشے۔ آمین

این [illegible] پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنانور

[illegible]ٹ

یہ عاجز، مولوی امینی صاحب اور مولوی ابو الوفاء صاحب کے ساتھ ۲۳ اپریل کو جنوبی ہند کے دورہ پر گیا تھا۔ کل شام کو کنانور سے یہاں فون پر حضور کی شدید علالت کا علم ہوا۔ اسی وقت تمام حاضرین نے دوگانہ پڑھ کر حضور کی صحت کے لئے دعائیں کیں۔ اطلاع ملتے ہی بذریعہ تار ربوہ سے حضور کی طبیعت کے متعلق دریافت کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ [illegible] صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار عبد اللہ (مالاباری) از کالیکٹ ۱۳ مئی ۱۹۵۹ء

چکائی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی خبر پڑھ کر [illegible] ہوا۔ میں ہر نماز میں ہر وقت حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کر رہا ہوں۔ میں اس جگہ تنہا احمدی ہوں ازراہ کرم حضور کی صحت کے متعلق مجھے باقاعدہ اطلاع دیتے رہا کریں۔

خاکسار سید عبد الکریم احمدی
سی ڈی بلاک چکائی ضلع مونگیر

مرکرہ

پہلے کنانور سے حضور کی علالت کی اطلاع مل چکی تھی۔ نظارت علیا کے سرکلر سے مزید علم ہو گیا۔ نماز جمعہ میں حضور کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کی گئی خدا تعالیٰ حضور کو جلد صحت عطا فرمائے۔ اسلام اور احمدیت کی خدمت کی بیش از پیش توفیق دے۔ آمین۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرکرہ کیرالہ سٹیٹ

بھرت پور

پیارے آقا کی علالت کی خبر سے سخت فکر پیدا ہوا۔ اور بے حد پریشانی کی انتہا نہ رہی خبر ملتے ہی تمام دوستوں میں دعا اور صدقہ کی تحریک کی گئی۔ مورخہ ۱۵/۵/۵۹ کو ایک اجلاس میں حضور کی صحت کے بارہ میں مرکز کا اعلان پڑھ کر سنایا گیا۔ اور ایک بکرا صدقہ کے طور پر ذبح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت بخشے۔ آمین۔

ہاری پاری گام کشمیر

حضرت صاحب کی صحت کی خرابی کی اطلاع ابھی ابھی موصول ہوئی۔ احباب کو اس خبر سے مطلع کیا جا کر دعا اور صدقہ کی تحریک کی گئی۔ نماز جمعہ میں اجتماعی دعا کی گئی۔ اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔

خاکسار حکیم حبی محمد رافق سیکرٹری امور عامہ و تبلیغ جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کشمیر

او۔ ایم۔ پی کٹک

حضرت اقدس کی علالت طبع کے متعلق اطلاع ملی اجتماعی دعائیں جاری ہیں۔ جمعہ کی نماز میں احباب جماعت نے نہایت ہی پر درد اور پرسوز دعا کی۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے۔ مقامی حالات کے پیش نظر انفرادی طور پر دوست صدقہ و خیرات کر رہے ہیں۔ از راہ کرم جماعت کو حضور کی صحت کے متعلق باقاعدہ اطلاع دیتے رہا کریں ہمارے اوپر آپ کی خاص عنایت ہوگی۔

خاکسار ابو صالح عفی عنہ صدر جماعت او۔ ایم۔ پی کٹک (اڑیسہ)

(باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو)

چندہ تعمیر چاردیواری بڑا باغ و مرمت مقامات مقدسہ

میں

کم از کم مبلغ یکصد روپیہ تک حصہ لینے والے احباب کے نام

بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ بڑے باغ کے ارد گرد پختہ چاردیواری کی تحریک کئی سالوں سے جاری ہے۔ اسی طرح غیر معمولی مرمت مقامات مقدسہ کے متعلق بھی ایک عرصہ سے چندہ کی تحریک جاری ہے اور اس بات کا اعلان بھی نظارت ہذا کی طرف سے متعدد بار بذریعہ اخبار بدر کیا جا چکا ہے۔ کہ جو احباب ان ہر دو تحریکات میں کم از کم مبلغ یکصد روپیہ کی رقم ادا کریں گے۔ ان کے نام مستقل یادگار اور دعا کی غرض سے دیوار پر کندہ کروانے کا انتظام کیا جائے گا

چنانچہ اب تک ان تحریکات میں جن احباب کو مبلغ یکصد روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے نام یکجائی طور پر مع تفصیل رقم شائع کئے جا رہے ہیں۔ اور عنقریب ان احباب کے نام سنگ مرمر کی تختی پر لکھوا کر نصب کروائے جا رہے ہیں۔

اگر کسی ایسے دوست کا نام جس نے ان تحریکات میں کم از کم یکصد روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا کی ہو اور اس کا نام اس فہرست میں شائع ہونے سے رہ گیا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ دو ہفتہ تک دفتر ہذا میں ادائیگی رقم کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع دے تا کہ بعد پڑتال اس کا نام بھی اس فہرست میں شامل کیا جا سکے۔

ناظر بیت المال قادیان

فہرست چندہ دہندگان تعمیر چاردیواری بڑا باغ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

۱۔ مکرم بابا خدا بخش صاحب درویش قادیان ۱۲۸/-
۲۔ " سیٹھ معین الدین صاحب جنتہ کنٹہ ۵۰۰/-
۳۔ " اہلیہ صاحبہ محمد عمر صاحب سہگل کلکتہ ۲۵۰/-
۴۔ " " " محمد بشیر صاحب سہگل " ۲۵۰/-
۵۔ " محمد احمد صاحب غوری " ۱۰۰/-
۶۔ مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ ۱۵۳/-
۷۔ " سید محمد ایوب صاحب ایڈیشنل کلکٹر رانچی ۱۰۰/-
۸۔ " احمدی خاتون صاحبہ اہلیہ " " ۱۰۰/-
۹۔ " مصطفیٰ امیر علی صاحب موگراں ۲۰۰/-
۱۰۔ " اہلیہ صاحبہ " " ۱۰۰/-
۱۱۔ " سید حسن صاحب معہ خاندان کاپی کوڑہ ۱۰۰/-
۱۲۔ " مرزا امیر بیگ صاحب گونڈہ ۱۰۰/-
۱۳۔ الہ دین مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر افریقہ ۱۰۰/-
۱۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد ۱۲۵/-
۱۵۔ " سید اختر احمد صاحب پروفیسر پٹنہ کالج پٹنہ ۱۰۰/-
۱۶۔ " بی احمد صاحب مرکرہ ۱۹۵/-
۱۷۔ زیتون بی بی صاحبہ اہلیہ منشی خان صاحب کیرنگ ۱۱۲/-
۱۸۔ جماعت احمدیہ سکندرآباد ۶۳۰/-
۱۹۔ مکرم مرزا شیر علی بیگ صاحب کالی کوڑہ ۲۰۰/-
۲۰۔ " مسعود احمد صاحب کویت ۱۰۰/-
۲۱۔ " سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑہ ۲۴۰/-
۲۲۔ " میر عبدالجلیل صاحب شموگہ ۱۰۰/-
۲۳۔ " یحییٰ پینو صاحب انڈونیشین کونسل بمبئی ۱۰۰/-
۲۴۔ " مختار احمد صاحب ایاز افریقہ ۱۵۰/-
۲۵۔ " السید امین خلیل صاحب سیرالیون ۱۹۹/-
۲۶۔ " " علی راجرز صاحب " ۱۳۳/-
۲۷۔ " ہاشم خان صاحب مخدوم ماریشس ۱۰۰/-
۲۸۔ " احمد عبداللہ صاحب " ۱۰۰/-
۲۹۔ " عبدالرحمٰن صاحب عقلو " ۱۰۰/-
۳۰۔ " محمد گوکہا صاحب " ۱۰۰/-
۳۱۔ سبحان اینڈ کو " ۱۰۰/-
۳۲۔ " سید داؤد احمد صاحب مظفرپور ۱۰۰/-
۳۳۔ " عبدالحلیم صاحب سیوڑو ونگ ۱۰۰/-

فہرست چندہ دہندگان مرمت مقامات مقدسہ

۱۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ ۱۰۰/-
۲۔ " صدیق امیر علی صاحب موگراں ۱۶۰۰/-
۳۔ جماعت احمدیہ کویت ۲۸۱/-
۴۔ " محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر ۱۲۴/-
۵۔ " محمد الیاس صاحب " ۱۰۰/-
۶۔ خاندان سیٹھ عبدالحی صاحب " ۵۰۰/-
۷۔ جماعت احمدیہ یادگیر ۱۳۷/-
۸۔ " رحمت اللہ خان صاحب دہلی ۱۰۰/-
۹۔ محترمہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور ۲۴۹/-
۱۰۔ مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ ۱۰۰/-
۱۱۔ " محمد اسمٰعیل صاحب جمشید پور ۱۰۰/-
۱۲۔ " ایم بشیر احمد صاحب کرونا گاپلی ۱۰۰/-
۱۳۔ " ڈاکٹر شمیم احمد صاحب آرہ ۱۰۰/-
۱۴۔ " محمد حسن صاحب کولمبو ۲۵۰/-
۱۵۔ " محمد ایوب صاحب اے ڈی ایم ریٹائرڈ رانچی ۲۰۰/-

ناظر بیت المال قادیان

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء تک منظور کئے گئے ہیں۔

کیرنگ

مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی۔ اے پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ
منشی بشیر خان صاحب وائس پریذیڈنٹ
منشی آفتاب الدین صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ
منشی مصلح الدین خان صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت
منشی انیس الرحمٰن خان صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ
منشی معین الدین خان صاحب سیکرٹری وصایا
منشی شریف خان صاحب سیکرٹری ضیافت
منشی محمد نصیر الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید

مندرجہ ذیل عہدیداران تا زندگی سیٹھ صاحب منظور کئے گئے ہیں۔

حیدرآباد

الحاج حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد الہ دین بلڈنگ آندھرا۔
احمد حسین صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ مومن منزل سعیدہ باغ حیدرآباد دکن آندھرا پردیش

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک منظور کئے گئے ہیں۔

ہبلی

مکرم جناب حضرت صاحب منڈاسگر پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ہبلی
ضلع دھارواڑ میسور
مکرم جناب سید غوث میاں صاحب وائس پریذیڈنٹ صاحب

(ناظر اعلیٰ قادیان)

قادیان

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب
چوہدری فیض احمد صاحب جنرل سیکرٹری
بھائی الہ دین صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ۔
مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری سیکرٹری تعلیم و تربیت
ممتاز احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری امور عامہ و خارجہ
دفعدار محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال
قریشی عطاء الرحمٰن صاحب سیکرٹری وصایا و آڈیٹر
مولوی عبدالقادر صاحب فاضل دہلوی سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید

(ناظر اعلیٰ قادیان)

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم شرافت احمد خان ایڈووکیٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ سیدہ مہر قدسیہ بنت زین العابدین صاحب مدراس بعوض پانچہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس نے مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۵۹ء کو نیو کالج مدراس میں کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔
خاکسار فرخان بہادر صاحب خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی

جماعت ہائے احمدیہ ہند فوری طور پر توجہ کریں

دفتر ہذا کی طرف سے کئی دفعہ بذریعہ اخبار بدر و خط و کتابت صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی مقامی جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لائیں۔ لیکن بہت سی جماعتوں نے ابھی تک اپنے اس فرائض کی طرف توجہ نہیں کی۔ اپنی جماعتوں کی ترقی کا دار و مدار تنظیم اور مرکز کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ارشاد واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً۔ میں اسی امر کی طرف واضح طور پر توجہ دلائی گئی ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ جملہ صدر صاحبان فوری طور پر اس طرف توجہ کریں گے۔ اور اپنی جماعت میں مقامی مجلس کا قیام عمل میں لا کر دفتر ہذا کو اطلاع دیں گے۔ اور جہاں مجالس قائم ہیں وہاں اس سال کے لئے انتخاب کرا کر منظوری حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

مرزا وسیم احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست ہائے دعا (۱) میرے والد بابو شمس الرحمٰن صاحب ملازمت کے سلسلہ میں ایک سرکاری مقدمہ میں بُری طرح پھنس گئے ہیں ان کی باعزت بریت کے لئے احباب جماعت سے عموماً و بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری چھوٹی بہن نے امسال ایف اے کا دیا ہے اس کی اعلیٰ نمبروں سے کامیابی اور علمی ترقی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبدالجبار کٹک سرو (۲) خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے جس کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے احباب نمایاں کامیابی کی درخواست دعا ہے نیز والدہ...

آچاریہ ونوبا بھاوے کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے لٹریچر کی پیشکش

(بقیہ صفحہ اوّل)

سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد

لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا
لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا

کا انگریزی ترجمہ پڑھا اور کہا:-

"بے شک ابوبکر کا یہی مقام تھا اور کیا یہ رتبہ ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتا یہ بہت بڑا رتبہ ہے"۔

آپ کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ اس کتاب میں جملہ حالات و واقعات نہایت مستند ہیں اور پورے طور پر اعتماد کے قابل ہیں۔

اسی طرح بعد دیگرے محترم صاحبزادہ صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ ٹیچنگز آف اسلام "نظام نو" کا انگریزی ترجمہ احمدیہ موومنٹ (انگریزی) آچاریہ جی کی خدمت میں پیش کی۔ ہر کتاب کو آپ نے پسند کیا اور مطالعہ کا وعدہ کیا۔

لٹریچر کی پیشکش کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعوےٰ کا خلاصہ بیان کیا اور بتایا کہ ہر مذہب میں آخری زمانہ میں روحانی مصلح کی آمد کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے اعتقاد کے مطابق اس زمانہ میں پیدا ہونے والے دنیا کی تمام قوموں کے موعود آپ ہی ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے جماعت احمدیہ کی خصوصی تعلیم بیان کرتے ہوئے کہا کہ صحیح اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے جماعت احمدیہ تمام مذاہب کے پیشواؤں کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے حتیٰ کہ ایک لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ سال بھر میں ایک ایسا دن بھی مناتی ہے جس میں تمام مذاہب کے پیشواؤں کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اور مسلمانوں کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔

اس پر ونوبا جی نے کہا:-

ہاں ہاں اسلام نے یہی بات پیش کی ہے اور ساتھ ہی قرآنی آیت

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ

پڑھ کر محترم صاحبزادہ صاحب کی بات کی تائید کی اور کہا یہ بڑی عمدہ تعلیم ہے۔

وفد کی طرف سے بتایا گیا کہ اس وقت دنیا کو جو اقتصادی مسائل در پیش ہیں اسلام نے نہایت عمدگی سے انہیں حل کیا ہے۔ اس سلسلہ میں زکوٰۃ و ورثہ اور وصیت کے نظام کا بھی ذکر کیا گیا اور بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی کتاب "نظام نو" میں اس کے متعلق مفصل بحث کی گئی ہے۔

ملاقات کے آخر میں قائد وفد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا جب آپ پنجاب میں وارد ہوئے تھے تو ہمیں اسی وقت ہی اطلاع ملی کہ ہم لوگ بوجہ وقت حاضر ہونے سے قاصر تھے اور اب اس وقت جبکہ آپ پنجاب کا دورہ ختم کر کے کشمیر کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ واپسی پر آپ قادیان بھی تشریف لائیں۔ قادیان وہ مقدس بستی ہے جہاں ایک مقدس انسان پیدا ہوا تھا۔ اور اس وقت جو چیز ہم آپ کی خدمت میں تحفہ کے طور پر لائے ہیں ان میں بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے تمام سامان موجود ہیں جو شخص بھی ان کو صحت نیت سے مطالعہ کرے گا اُسے اس میں بیشمار پوشیدہ خزائن ہاتھ آئیں گے۔ ہمیں پوری امید ہے کہ آپ ان سب کتابوں کو بغور مطالعہ کریں گے۔

اس طرح ۲۰ منٹ میں بھو میدان تحریک کے بانی سے احمدیہ جماعت کے وفد کی ملاقات کا پروگرام بخیر و خوبی پورا ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کمرہ ملاقات کے باہر ونوبا جی کے پیدل قافلہ کے بہت سے اراکین اور دیگر معززین سے بھی ملاقات ہوئی اور انہیں بھی لٹریچر دیا گیا اور سبھی نے بڑے شوق سے قبول کیا اور مطالعہ کا وعدہ کیا۔

ان میں خاص طور پر قابل ذکر محترمہ امت السلام صاحبہ ہیں وہ گاندھی جی کے زمانہ سے کانگرس کی سرگرم ورکر رہی ہیں۔ ملاقات کے وقت جب ونوبا جی کو قرآن کریم پیش کیا گیا تو آپ نے خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے موصوفہ کو بھی دکھلایا اور کہا دیکھو کیسا سُندر تحفہ ہے۔ چنانچہ ملاقات کے بعد موصوفہ نے خواہش کی کہ کستوربا سیوا مندر راجپورہ کی لائبریری کے لئے انگریزی قرآن کریم کا ایک نسخہ اُن کے نام بھجوایا جائے۔ جب انہیں تفسیر صغیر کا بھی بتایا گیا تو بہت خوش ہوئیں اور تفسیر بھی دیئے جانے کی درخواست کی۔ چنانچہ دفتر دعوت و تبلیغ کی طرف سے دونوں ہی بھیج دیئے گئے۔ محترمہ امت السلام صاحبہ نے بتایا کہ میں نے مالیر کوٹلہ کے احمدی استاد سے قرآن کریم پڑھا تھا اور اب میں آپ کے قرآن کریم اور تفسیر صغیر کے مطالعہ کا شوق رکھتی ہوں۔

ملاقات سے تھوڑی دیر بعد پاس ہی کے ایک باغ میں ونوبا جی کے بھاشن (لیکچر) کا اہتمام تھا اگرچہ کافی وقت ہو چکا تھا تاہم جلد ہی وفد جلسہ کے پنڈال میں پہنچ گئے۔ جلد ہی موصوف تشریف لے آئے۔ تب آپ نے الوداعی خطاب میں اپنے مشن پر روشنی ڈالنے کے بعد دس ہزار کے مجمع میں جس میں پنجاب سرکار کے کئی وزیر اور ایم ایل اے بھی موجود تھے احمدیہ جماعت کے نمائندگان کا جو قادیان سے آئے اور ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کہے:-

"مجھے آج بہت خوشی ہوئی ہے۔ قادیان سے میرے پاس مسلمان بھائی آئے انہوں نے قرآن شریف کی کاپی بھینٹ (نذر) کی میں نے اُن سے کہا آپ نے مجھے سب سے قیمتی چیز پیش کی ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز پیاری نہیں آپ نے اپنی سب سے پیاری چیز آج مجھے دی ہے"۔

جلسہ میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے کہا اس وقت جلسہ میں جہاں ہمارے مسلمان بھائی بھی ہیں وہاں ہندو اور سکھ بھی حاضر ہیں۔ اگر اسی طرح ہم لوگ ایک دوسرے کے قریب آنے کی کوشش کریں اور باہم پریم اور محبت کے ساتھ رہنا سیکھیں تو سب کے اکٹھا ہونے میں کیا مشکل ہے۔

آپ نے کہا حقیقت یہ ہے کہ جو پیغام ہندوؤں کے بزرگوں نے دیا وہی بابا نانک اور حضرت محمد صلعم نے دیا تھا۔ دنیا کے تمام روحانی پیشواؤں کی تعلیم ایک ہی ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے کہا ہے

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

یعنی روحانی پیشواؤں کی ایک ہی اُمت ہے ان میں کوئی فرق نہیں چنانچہ اس موقعہ پر بھی آپ نے آیت قرآنی لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ پڑھ کر کہا کہ یہ اسلام کا اصول ہے کہ ہم کسی رسول میں فرق نہیں کرتے۔ سب لوگوں نے آپس میں پریم سے رہنے کی تعلیم دی ہے، تمام مذاہب کے بانیوں اور پیغمبروں نے عالمی بھائی چارہ کا پیغام پیش کیا کہ

آپ نے کہا اگر ہم اس بات کو سمجھ لیں کہ مختلف مذاہب میں یقین رکھتے ہوئے ہیں اسی عبادت معبود کے چلے ہوئے ہیں جو آپس میں برابر کا درجہ اور حق رکھتے ہیں تو تمام قسم کے جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں۔

اسی طرح ونوبا جی کی تقریر کا پروگرام قریباً ۱/۲-۶ بجے ختم ہوا اور پورے سات بجے بذریعہ بس وفد بٹالہ کے لئے روانہ ہوا جہاں سے ۱۰ بجے رات رکشاؤں کے ذریعہ ۱/۲-۱۱ بجے رات بخیر قادیان دارالامان آگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضور کی صحت کیلئے دعائیں اور صدقات

(بقیہ صفحہ ۵)

بمبئی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے متعلق نظارت علیا کے سرکلر موصول ہوئے الفضل سے بھی اطلاعات مل رہی ہیں۔ دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ صدقہ و قربانی کا بندوبست بھی کیا گیا۔ اب خیر سے طبیعت بہت اچھی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو تا دیر زندہ سلامت رکھے اور ہم لوگوں کی دعائیں سنے۔ آمین

خاکسار سمیع اللہ مبلغ بمبئی

یاری پورہ (کشمیر)

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت سے متعلق آپ کا ارسال کردہ تار یاری پورہ کی تمام جماعتوں کو بذریعہ خطوط اطلاع دے کر حضور کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ کرنے کی تحریک کی گئی۔ مقامی طور پر جمعہ کے دن مزید تحریک دعا کی گئی۔ اور اجتماعی انفرادی صدقات کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے تا کہ جماعت حضور کے فیض سے زیادہ سے زیادہ برکت حاصل کرتی رہے۔ اور آپ کے ذریعہ اکناف عالم میں دین اسلام کی تبلیغ کا کام جاری رہے۔

خاکسار حکیم میر غلام محمد پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر بتھ محلہ یاری پورہ (کشمیر)